

## نائن زیر و آپریشن اور سانحہ یوہنا آباد

گزشته ماہ کراچی میں ایم کیوائیم کے ہیڈکوارٹر نائن زیر و پریخبرز نے چھاپ مار کر درجنوں اشتہاری اور مظلوبہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ بڑی تعداد میں ممنوعہ اسلحہ بھی برآمد ہوا جسے میڈیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے ریخبرز کے ذمہ دار افسر نے اپنی بریفنگ میں بتایا کہ یہ اسلحہ فوج کے پاس بھی نہیں ہے۔ یہ خدشہ بھی ظاہر کیا گیا کہ یہ اسلحہ شاید نیٹ کنٹینر سے لوٹا گیا تھا۔ ایم کیوائیم کے قائد اطاف حسین نے اس آپریشن کی ذمتوں کی، ممنوعہ اسلحہ سے لائقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریخبرزاہ کار بوریوں میں چھپا کر لائے تھے۔ سوال ہوا کہ کیا اشتہاری ملزم بھی بوریوں میں بند کر کے ساتھ لائے تھے؟ تو جواب میں ان سے لائقی کا اظہار کیا گیا۔ کراچی کے عوام جو کم و بیش دعشوں سے ہدفی قتل، لوٹ مار اور بجھتہ خوری کے دردناک عذاب سے گزر رہے ہیں نے اس آپریشن کا خیر مقدم کیا۔ پبلز پارٹی کے سواتام سیاسی و دینی جماعتوں نے بھی آپریشن نائن زیر و کا خیر مقدم کرتے ہوئے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔

نائن زیر و سے گرفتار ہونے والے افراد میں عمیر صدیقی اور عاصم خان کے بیانات انہتائی اہمیت کے حامل ہیں۔ دہشت گردی کے حوالے سے ان کے اعتراضات حکومت اور قوم کے لیے مجھ فکری ہیں۔ صولت مرزا کی چھانی کے انتظامات مکمل تھے، آخری لمحوں میں اس کے ویڈیو بیان نے منظر ہی بدلتا۔ فی الحال اس کی چھانی معطل ہوئی ہے لیکن اس نے کراچی میں دہشت گردی کے واقعات کو، اطاف حسین، گورنمنٹ شریعت العباد اور ایم کیوائیم سے منسوب کر دیا ہے۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء لمبیمن بخاری نے درست فرمایا ہے کہ:

”ایم کیوائیم کی غیر قانونی اور دہشت گردی پر مبنی کارروائیوں کو ماضی میں تحفظ دیا گیا یا مسلسل نظر انداز کیا گیا جس سے کراچی کا امن تباہ ہوا۔ اب دہشت گردوں پر ہاتھ ڈالا گیا ہے تو اس کا رواوی کو قانون سے ماورائیوں ہونا چاہیے اور ذمہ داروں کو عدالت کے کٹھرے میں لا کر قانون کے مطابق سزا دینی چاہیے۔ عدالتیں اگر آزاد ہوں گی اور قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہو گا تو ہمارے قدم امن کی طرف بڑھیں گے۔ سانحہ بلد یہ ٹاؤن، جید علماء اور محبت وطن سیاسی و سماجی شخصیات کے قتل جیسے المناک سانحات کے مرتكب افراد کے خلاف کارروائی کرنا اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔“

ایم کیوائیم کی سیاسی حیثیت سے کسی کو انکار نہیں اور نہ ہی سیاسی سرگرمیاں جاری رکھنے پر اعتراض، یہ ان کا آئینی حق ہے لیکن تشدد اور دہشت گردی کی کوئی حمایت نہیں کر سکتا۔ اگر وہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث نہیں تو اُسے کھلے دل کے ساتھ عدالت میں اپنی صفائی دینی چاہیے۔ قوم کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ممتاز صحافی صلاح الدین، حکیم سعید، مفتی نظام الدین، مولانا یوسف لدھیانوی اور ان کے درجنوں رفیق جید علماء کے قاتل کون ہیں؟ خود ایم کیوائیم کے اپنے رہنماؤ اکثر

## دل کی بات

عمران فاروق کے قاتل کون ہیں؟

تجزیہ نگاروں اور مبصرین کا کہنا ہے کہ اٹیبلشمنٹ کا بدف ایم کیوائیم کی ڈاؤن سائز نگ اور دہشت گردی کا خاتمه ہے۔ باقی سیاسی جماعتوں کی طرح اُسے بھی ”کنٹرولڈ ڈیموکریٹی“ کے دائرے میں لانا ہے۔ آصف زرداری کا برے حالات میں ایم کیوائیم کا ساتھ دینے اور اُسے صوبائی حکومت میں شامل کرنے کا عزم ”خاموشی“ میں تحلیل ہو چکا ہے۔ الاطاف حسین بھی بیک فٹ پر آگئے ہیں۔ لیکن صولت مرزا کے بیان کے بعد گورنمنٹ عشرت العباد کا اپنے منصب پر فائز رہنا نواز حکومت پر سوالیہ نشان ہے۔ دوسری طرف مقتدر حلقوں کی طرف سے سندھ میں گورنر راج کے قیام کا شوشه بھی چھوڑا گیا ہے۔ قائد حزب اختلاف خور شید شاہ نے اپنے رہ عمل میں کہا کہ: ”سندھ میں گورنر راج“ کا کوئی جواز نہیں۔ ایسا ہوا تو پھر سندھ ہی نہیں پورے ملک میں گورنر راج ہو گا۔“

واقعی گورنر راج مسائل کا حل نہیں، حکومتی ناکامی ہو گی۔ اس کا تجربہ نواز شریف ایک بار پہلے کر چکے ہیں اور پھر بھگت بھی چکے ہیں۔ ہماری مخلصانہ رائے میں اس کا اعادہ کرنے کی وجہ متفقہ قوی ایکشن پلان پر بلا تفریق عمل درآمد کر کے ملک دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ سیاسی و دینی قیادت نے تو حکومت کو اقدامات کرنے کا متفقہ طور پر مینڈیٹ دے دیا ہے۔ اب قوم منتظر ہے، دیکھتے ہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟

۱۵ ارماں پر کولا ہور کے یوہنا آباد میں دو عیسائی گرجا گھروں پر یکے بعد دیگر خودکش حملے ہوئے، جس کے نتیجے میں ۱۶ افراد ہلاک اور ۸۵ زخمی ہوئے۔ ان میں ۳ پولیس اہلکار جاں بحق اور ۲۷ زخمی ہوئے۔ دہشت گردی کی اس کارروائی کی پوری قوم نے مذمت کی۔

دوسرے سانحہ اس سے بھی زیادہ کرب ناک اور الم ناک تھا کہ گرجوں پر حملوں کے رہ عمل میں عیسائیوں کی طرف سے احتباجی مظاہروں کے دوران دو بے گناہ مسلمانوں کو پکڑ کر سینکڑوں مظاہرین اور پولیس کی موجودگی میں زندہ جلا دیا۔ ان میں ایک بابر نعمان، ہر گودھا کارہائی اور گجومنہ لا ہور کی ایک فیکٹری میں مزدوری کرتا تھا جب کہ دوسرے حافظ محمد نعیم قصور کے علاقے لیاں کی رہائشی اور یوہنا آباد کے علاقے میں اس کی شیشے اور المولیم کی دکان تھی، دونوں کو جس بے دردی سے پڑوں چھڑک کر جلا دیا گیا وہ ظلم کی بدترین مثال ہے۔ ہماری پختہ رائے ہے کہ گرجوں میں دھماکے اور دو مسلمانوں کو جلانے کا واقعہ دونوں کا منصوبہ ساز ایک ہی ہے۔ وہی راجہ بازار، آرمی پیکل سکول اور شکار پور کے سانحات کا بھی ماسٹر مائسٹر ہے۔ جو پاکستان میں عیسائی مسلم اور سُنّتی و شیعہ فسادات بھڑکانے کے طاغوتی اجھنڈے پر عمل پیرا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے مطابق بابر نعمان اور حافظ نعیم کو جلانے کے الزام میں تیس کے قریب افراد اگرفتار کر لیے گئے ہیں۔ مجرموں کو سزا ملے گی اور مظلوموں کو انصاف ملے گا۔ کب سزا ملے گی اور کہاں انصاف ملے گا؟ سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ پولیس کی موجودگی میں ہوا جو مظاہرین کی سفا کی کا تماشہ دیکھتی رہی اور نظام قاتل دو انسانوں کے جلانے کی ویڈیو اور موبائل فلمیں بنتے رہے۔ یہ حکومت کی ناکامی نہیں تو اور کیا ہے؟ پنجاب حکومت، بابر نعمان اور حافظ نعیم کے ورشا کے صبر کا امتحان نہ لے ورنہ یہ صبرا نہیں لے ڈو بے گا۔